"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

تحریک جدید

ربوہ

ماہنامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احسان 1355 ہش — جون 1976ء

— ایڈیٹر —

نسیم سیفی

6

1976

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احسان ۱۳۵۵ ہش

(جون ۱۹۷۶ء)

ایڈیٹر

نسیم سیفی

سالانہ چندہ

پاکستان ——— پانچ روپے

فی پرچہ ——— پچاس پیسے

ترتیب

مسلمان کی تعریف	(اداریہ)	۲
ٹیم ورک	(")	۴
اقتباس		۵
ایک شعر		۵
شذرات		۶
کاروانِ اسلام		۹
ڈھلتا سورج	(نظم)	۲۸
ایک خط		۲۹
اشتہارات		۳۱

پبلشر:- عبداللطیف خان

پرنٹر:- سید عبدالحی

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید

دفاتر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت:- ہر ماہ کی دسویں تاریخ

فونے نمبر:- ۶۷۸

رجسٹرڈ نمبر ایل:- ۷۶۷۶

کتابت:- حمید الدین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جلد ۱۲ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احسان ۱۳۵۵ھ ش

(جون ۱۹۷۶ء)

اداریہ

مسلمان کی تعریف

مکرم قدیر الدین احمد صاحب سابق چیف جسٹس مغربی پاکستان روزنامہ جنگ (۱۶ مئی ۷۶ء) میں "رسول اکرمؐ سارے مسلمانوں کے لئے ایک ہی دین اور ایک ہی شریعت لائے" کے عنوان سے تحریر فرماتے ہیں:-

"اسلام کسی ایک دین کا نام ہے یا طرح طرح کے بہت سے دین اور بہت سی شریعتوں کو ملا کر ان کا نام "اسلام" رکھ دیا گیا ہے۔

یہ سوال ان سب لوگوں کے لئے اہم ہے جو اپنے آپ کو سچے دل سے مسلمان بھی کہتے ہیں اور اسلام سے محبت بھی رکھتے ہیں کیونکہ ہمارے ملک میں یہ مسئلہ ابھی تک حل نہیں ہوا کہ مسلمان کن عقائد کے رکھنے والوں کو کہتے ہیں، چنانچہ ہمارے دستور میں مسلمان کی تعریف (DEFINITION) شامل نہیں ہو سکی اس لئے دفعہ ۲۶۰ کے جزو ۳ میں غیر مسلم کی تعریف شامل کی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے یہ سوال کہ مسلمان کس کو کہتے ہیں؟ کھل کر ۱۹۵۳ء میں اس وقت سامنے آیا جب قادیانیوں کے خلاف

پنجاب میں فسادات ہوئے اور ایک تحقیقی عدالت مقرر کی گئی کہ ان فسادات کے
Digitized by Khilafat Library Rabwah
اسباب کی تفتیش کرے۔ اس عدالت کے صدر جناب محمد منیر تھے جو اس وقت چیف جسٹس تھے اور ایک رکن کیانی صاحب مرحوم تھے جو اُس وقت پنجاب ہائی کورٹ کے جج تھے۔ اُس عدالت نے ملک کے تقریباً تمام فرقوں کے سرکردہ علماء کو بطور گواہ کے بلایا۔ جو فرقے اپنے آپ کو مسلمان کہتے تھے چنانچہ وہ سب پیش ہوئے اور سب سے یہ سوال کیا گیا کہ مسلمان کی کیا تعریف ہے؟ ہر ایک کا جواب منیر رپورٹ میں درج ہے اِن جوابات کو غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ ان میں سے کوئی بھی یہ کہہ کر مطمئن نہیں ہوا کہ اللہ کو ایک ماننا اور محمدؐ کو اس کا سچا پیغمبر ماننا ایک مسلمان کا عقیدہ ہے بلکہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ اَور شرائط شامل کی گئیں۔ وجہ یہ تھی کہ اگر وہ شرائط نہ لگاتے تو پھر فرقوں میں جو اختلاف ہے اس کی بنیاد قائم نہ ہو سکتی۔ ہر فرقے کے عالم نے اِن عقائد کا ذکر کسی نہ کسی طرح سے مسلمان کی تعریف میں کرنا ضروری سمجھا جن کو وہ اپنے فرقے کی خصوصیّت سمجھتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان کی تعریف میں فرقوں کی تعریفیں شامل ہوتی رہیں۔ دوسرے الفاظ میں اسلام فرقوں کا ایک مجموعہ نظر آنے لگا اور خالص اسلام کی تعریف مسلمان کی تعریف کے ساتھ اُلجھ کر رہ گئی۔"

حقیقت یہ ہے کہ سیاسی مصلحتیں مسلمان یا غیر مسلم کی تعریف کو چاہے کسی رُخ ہی موڑنا چاہیں مسلمان اور غیر مسلمان کی وہی تعریف قیامت تک قائم دائم رہے گی جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں بیان فرما دی ہے۔ جو شخص اس تعریف سے آگے نکلنے کی کوشش کرے گا اور اپنی طرف سے الفاظ کا اضافہ کر کے سمجھے گا کہ تعریف اب مکمل ہوئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی قدر کو بھی پوری طرح پہچاننے والا نہیں ہوگا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ سے بھی ناشناس ہوگا۔ اگر اسلام اور مسلمان (اور غیر مسلم بھی) چودہ سو سال سے موجود ہیں اور لوگ اسلام کی کوئی نہ کوئی تعریف سمجھ کر ہی اسلام میں داخل ہوتے اور مسلمان بنتے رہے ہیں تو آج کسی نئی تعریف کی ضرورت سیاسی مصلحت تو ہو سکتی ہے لیکن دینی ضرورت نہیں۔

اگر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی دربہ حضورؐ کے وصال کے بعد ملا ہوتا جس پر ایمان لانا ضروری ہوتا تو یہ بات قابلِ قبول تھی کہ حضورؐ اپنی زندگی میں جو تعریف فرما گئے تھے اُس پر اضافہ کی ضرورت پیش آ گئی ہے لیکن اگر حضورؐ کا ہر مرتبہ حضورؐ کی عین حیات ہی میں حضورؐ پر

واضح ہو گیا تھا تو اسلام اور مسلمان کی تعریف قیامت تک وہی رہے گی جو حضورؐ نے متعدد مرتبہ اور متعدد مواقع پر بیان فرمائی ہے۔ کاش ہم میں سے ہر شخص اِس بات پر غور کرے۔ اگر اِس پر غور نہ کیا گیا تو ہر شخص اپنی خواہشات کے مطابق اسلام اور مسلمان کی تعریف کرتا پھرے گا اور ہو سکتا ہے کہ کوئی یہ بھی کہہ دے کہ جو شخص میرے محلہ کی مسجد میں عشاء کی نماز نہیں پڑھتا وہ مسلمان نہیں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقت یہ ہے کہ اِسلام اور مسلمانوں کی زندگی اور اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کا تقاضا یہی ہے کہ اسلام اور مسلمان کی جو تعریف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے اس کو ہم مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ اس تعریف کے ہوتے ہوئے اگر کسی کے دل میں خدشات پیدا ہوں کہ اس سے تو اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچے گا تو اس کے متعلق صرف یہی کہا جا سکتا ہے ماں سے ہیجلی پھپھے کٹنی کہلائے۔ ہمارا معیار وہی ہے اور وہی رہے گا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمایا ہے ؂

ٹیم ورک

ٹیم ورک کہتے ہیں مل کر کام کرنے کو۔ جس طرح ایک ٹیم میں تمام اراکین اپنی اپنی جگہ کھیلنے کے باوجود کھیل کو اِس طرح آگے بڑھاتے ہیں کہ مجموعی طور پر ساری ٹیم کی نیک نامی ہو اور مقصد سب کا ایک ہی ہوتا ہے۔ ناکامی سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا اور کامیابی کا سہرا ٹیم کے سر باندھنے کی کوشش کرنا یہی حال جماعتوں کا ہوتا ہے۔ جماعتوں میں بھی کامیابی اور کامرانی کے لئے ٹیم ورک کی ضرورت ہوتی ہے ہر شخص اپنی اپنی جگہ اپنا اپنا کام کر رہا ہوتا ہے اور اس سارے کام کی علّتِ غائی یہ ہوتی ہے کہ ساری جماعت ہر لحاظ سے کامیاب ثابت ہو۔ ہماری جماعت کا مقصد اسلام کی اشاعت اور اسلام کا غلبہ ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ اپنی اپنی جگہ اپنا اپنا کام کرے اور مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے جماعت کے باقی افراد کے کام میں سہولت پیدا کرے تا کہ مقصد کو حاصل کیا جا سکا اور سہرا ساری جماعت کے سر ہو۔

پس آپ جہاں کہیں بھی ہیں اس ٹیم کے ممبر ہیں جو اسلام کے غلبہ کے لئے کام کر رہی ہے۔ اِس بات کو یاد رکھئے اور اس مقصد کے حصول کے لئے کوشش کیجئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی مدد فرمائے۔ آمین ؂

اقتباس

دُعا اور رِقّت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"دعا کے لئے رِقّت والے الفاظ تلاش کرنے چاہئیں۔ یہ مناسب نہیں کہ انسان مسنون دعاؤں کے ایسا پیچھے پڑے کہ ان کو جنتر منتر کی طرح پڑھتا رہے اور حقیقت کو نہ پہچانے۔ اتباعِ سُنّت ضروری ہے مگر تلاشِ رقّت بھی اتباعِ سُنّت ہے۔ اپنی زبان میں جس کو تم خوب سمجھتے ہو دعا کرو تاکہ دعا میں جوش پیدا ہو۔ الفاظ پرست محذول ہوتا ہے حقیقت پرست بننا چاہیئے۔ مسنون دعاؤں کو بھی برکت کے لئے پڑھنا چاہیئے مگر حقیقت کو پاؤ۔ ہاں جس کو زبانِ عربی سے موافقت اور فہم ہو وہ عربی میں پڑھے۔"

(ملفوظات جلد دوم صـ۳۳۸)

"نماز کی اصل غرض اور مغز دعا ہی ہے اور دعا مانگنا اللہ تعالیٰ کے قانونِ قدرت کے عین مطابق ہے۔ مثلاً ہم عام طور پر دیکھتے ہیں کہ جب بچّہ روتا دھوتا ہے اور اضطراب ظاہر کرتا ہے تو ماں کس قدر بیقرار ہو کر اسے دُودھ دیتی ہے۔ الوہیّت اور عبودیّت میں اسی قسم کا ایک تعلق ہے جس کو ہر شخص نہیں سمجھ سکتا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صـ۳۵۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک شعر

مکرہا بسیار کردند و کنند
تا نظامِ کارِ ما برہم زنند

ترجمہ:- انہوں نے بہت مکر کئے اور اب بھی کر رہے ہیں تاکہ ہمارے کام کے نظام کو درہم برہم کر دیں۔

جب سے انسان نے اس زمین پر زندگی بسر کرنی شروع کی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی روحانی ہدایت کے لئے مصلحین کا سلسلہ شروع فرمایا ہے ہر مصلح کے کاروبارِ تبلیغ و تربیت کو درہم برہم کرنے کی کوششیں کی جاتی رہی ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ یہ کوششیں جب اپنے انجام کو پہنچ کر اپنے اُوپر ناکامی کی مُہر ثبت کروا لیتی ہیں تو مصلح کی سچائی کی ایک اَور دلیل روزِ روشن کی طرح لوگوں کے سامنے آجاتی ہے۔ اوپر دئے گئے فارسی شعر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے خلاف کوششوں کا ذکر فرماتے ہیں لیکن اس سے اگلے ہی شعر میں فرماتے ہیں ؎

لیکن آں امرے کہ ہست از آسماں
چوں زوال آید بروز حاسداں

لیکن چونکہ یہ کاروبار خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے حاسدوں یعنی مخالفوں کی کوششوں کی وجہ سے اس کو نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ (باقی صـ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

پیغام رسانی

"ترجمان القرآن" مئی ۱۹۷۶ء صـ۱۱ پر مولانا مودودی صاحب لکھتے ہیں:-

"سب سے پہلے تو آپ (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کے رفع ذکر کا کام اللہ تعالیٰ نے خود آپ کے دشمنوں ہی سے لیا۔ کفارِ مکّہ نے آپ کو زک دینے کے لئے جو طریقے اختیار کئے تھے ان کی وجہ سے آپکا اسمِ گرامی عرب کے گوشے گوشے میں پہنچ گیا اور مکّہ کے گوشۂ گمنامی سے نکال کر خود دشمنوں ہی نے آپ کو تمام ملک کے قبائل سے متعارف کرا دیا۔"

گذشتہ ایّام میں جب سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت زوروں پر تھی تو اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند اور سلسلہ احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بھی یہی انتظام فرمایا۔ دُنیا بھر کے اخباروں، ریڈیو سٹیشنوں اور ٹیلیویژن کے ذریعہ حضور علیہ السلام کا نام دُنیا کے گوشے گوشے میں پہنچا دیا۔ کس قدر درست فرمایا تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ میں کہ اگر ہم کروڑوں روپیہ بھی خرچ کرتے تو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نام اور حضور کے پیغام کو اس وسعت کے ساتھ دُنیا میں نہ پھیلا سکتے۔

اللہ تعالیٰ جس سے چاہے جو کام لے لے۔

انگریز دوستی

"الحق" اکوڑہ خٹک جنوری ۱۹۷۶ء کے شمارہ میں پروفیسر محمد سلیمان اظہر ایم۔اے لکھتے ہیں:-

"حیرت ہے کہ آج بریلوی حضرات انگریز دشمنی کے نعرے لگاتے ہیں لیکن جب انگریز یہاں تھا تو ان لوگوں نے کاسہ لیسی کی انتہا کر رکھی تھی۔"

یہی مضمون نگار آگے چل کر لکھتے ہیں:-

"بریلی کے پریس سے ایک کتاب "تجانب اھل السنۃ من اھل الفتنۃ"

شائع ہوئی جس میں ہندوستان
Digitized by Khilafat Library Rabwah
کے کسی قابلِ ذکر مسلمان کو کافر کہے
بغیر نہیں چھوڑا۔ مثلاً "بحکم شریعت
مسٹر جناح اپنے کفریہ عقائد کی بنا
پر قطعاً مرتد اور خارج از اسلام
ہے۔" اور اسی جناح کی کاوشوں
سے وجود میں آئے ہوئے پاکستان
میں یہ لوگ دندناتے پھر رہے ہیں
اور تحریکِ آزادی کے محرک اور
روحِ رواں ہونے کے مدعی بنے
بیٹھے ہیں۔ ان لوگوں نے بے چارے
قائدِ اعظم ہی پر کفر کا فتویٰ نہیں
لگایا بلکہ "فرقہ احرار بھی فرقہ
نیچریہ کی ایک شاخ ہے۔ اس شاخ
کے بڑے بڑے مکلبین (کتے) یہ
ہیں: ایڈیٹر النجم عبدالشکور
کاکوروی۔ صدر مدرسہ دیوبند
حسین احمد اجودھیا باشی بشیر احمد
دیوبندی۔ عطاء اللہ بخاری۔
حبیب الرحمٰن لدھیانوی۔ کفایت اللہ
عبدالغفار سرحدی گاندھی۔ اس
فرقہ کا سرغنہ ابوالکلام آزاد ہے
جو امام الاحرار کہلاتا ہے۔" ص۱۹
تحریکِ جدید دنیا کے بڑے بڑے اداروں
سے اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ کافرگری اور
اسی کے نتیجہ میں گالی گلوچ اور جور و ستم کو ختم
کروانا اس وقت انسانیت کی سب سے بڑی
خدمت ہے۔ کسی ایک ملک میں جنگ رکوا دینا یا
جنگ کے بھڑکتے شعلوں کو سرد کرنے کی کوشش
ہی کو سب کچھ سمجھ لینا خود فریبی ہے۔ جسموں کی
آزادی بھی ضروری ہے لیکن ضمیر کی آزادی کا
مقام اس سے بہت بلند ہے۔ یہ ہے کام جو اہل الرائے
اصحاب کو کرنا چاہیئے ورنہ ہر شخص کا دامن ہر دوسرے
شخص کے ہاتھوں تار تار ہو سکتا ہے اور جنگوں
کے ختم ہونے کے باوجود دنیا میں کبھی امن قائم
نہ ہو سکے گا۔ ہمیں دکھ ہوتا ہے یہ دیکھ کر کہ
ٹٹ پونجئے مولوی قائدِ اعظم تک کو کافر کہنے میں
باک محسوس نہیں کرتے رہے۔

ایک اہم خدشہ

مولانا عبدالرحیم اشرف رئیس التحریر "المنبر"
نے ایک اداریے میں تحریر کیا ہے اور کتنا صحیح
خدشہ ہے یہ:-

"جب ہم شافعِ روزِ محشر کے
حضور حاضر ہوں گے تو کہیں وہ
ذاتِ اقدس جن کی شفاعت ہی
ہم نابکاروں کا سب سے بڑا
سہارا ہو گی وہی داورِ محشر
کے حضور ہمارے خلاف یہ استغاثہ

تو نہیں کر رہے ہوں گے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یٰارَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا
ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا

مرے رب میری اس قوم نے قرآن
کو پسِ پُشت ڈال دیا تھا۔ اگر ایسا
ہُوا تو ہمارا ٹھکانا کہاں ہوگا۔"

الگ الگ امام

پروفیسر غلام احمد حریری "المنبر" کے ایک
حالیہ شمارے میں لکھتے ہیں :-

"سید صاحب کا سب سے بڑا
کارنامہ اس ادارہ میں یہ تھا کہ
آپ نے اس فرقہ وارانہ فضا کو
یکسر بدل دیا جو اس ادارہ کا
طُرّۂ امتیاز مشہور تھا۔ کسی زمانے
میں راقم یہاں آیا تو بچشمِ خود دیکھا
کہ مغرب کی نماز یہ یک وقت الگ
الگ امام کی اقتداء میں پڑھی جا
رہی ہے۔"

اِسی شمارے میں سردار صغیر احمد کا بیان
ہے :-

"مَیں اس روز چنیوٹ میں موجود
تھا۔ مَیں ان لوگوں کے پیچھے نماز
نہیں پڑھتا جو ملک کی سالمیت

کے خلاف ہوں۔"

ایک شعر (بقیہ صفحہ ۵)

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور علیہ السلام
کے سلسلہ کو اِس قدر ترقی حاصل ہو چکی ہے کہ
مخالفین نے یہ کہنا چھوڑ دیا ہے کہ اِس سلسلہ کو
ترقی نہیں ہو سکتی بلکہ یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ
ترقی کسی سلسلہ کی سچائی کی دلیل نہیں ہوتی۔
کاش وہ اِس بات پر سنجیدگی سے غور کریں۔
اگر ترقی کسی سلسلہ کی سچائی کی دلیل نہیں تو کیا
سچائی کی دلیل یہ ہے کہ سلسلہ شروع ہوتے ہی اس کا
گلا گھُٹ جائے۔ زمانے کا فیصلہ کر لیا جائے تو
پھر تو اَور بات ہے۔ وہ تو اپنے دلوں پر مہر لگوا
لینے والی بات ہے لیکن سوچ سمجھ سے کام لیا
جائے اور دل کو اس بات پر آمادہ کر لیا جائے کہ
بات سچی ہوئی تو مان لی جائے گی تو اس صورت میں
یقیناً سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سچائی روزِ روشن کی طرح
نظر آنے لگے گی۔ ایک چھوٹے سے گاؤں میں بیٹھ کر
یہ کہنا کہ خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ مَیں تیری تبلیغ کو
دُنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا اور اس تبلیغ
کا دُنیا کے کناروں تک پہنچ بھی جانا یہ یقیناً سچائی
کی دلیل ہے۔

کاروانِ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار (نسیم سیفی) کو تقریباً دو ماہ تک سیرالیون، گیمبیا، سینگال، غانا، نائیجیریا اور مصر میں قیام کرنے اور ان علاقوں کی متعدد احمدی جماعتوں سے ملاقات کرنے کا موقع ملا۔ خاکسار ۱۰ مارچ ۱۹۷۶ء کو ربوہ سے روانہ ہو کر پنڈی، تہران، پیرس ہوتا ہوا لندن پہنچا اور بارہ تاریخ کو سیرالیون کے ہوائی اڈہ پر اترا۔ سیرالیون میں فری ٹاؤن، بو، بوا جے بو، کینما، جورو، تانی نیوا، بیوابو، دارو، مانووا، منومبو، سنگبی، ٹمبوڈو، مگبورکا، روکوپر، کیمبیا اور فری ٹاؤن کے اردگرد کی جماعتوں میں جانے کا موقع ملا۔ احمدیہ پرائمری اور سیکنڈری سکول دیکھے۔ نصرت جہاں کے ہسپتالوں میں بھی اپنے ڈاکٹروں کو انسانیت کی خدمت کرتے دیکھا۔ سکولوں میں اور مساجد میں طلباء اور احبابِ جماعت سے خطاب کیا۔ سکولوں اور جماعتوں نے اس سلسلہ میں جو تقاریب منعقد کیں ان میں شرکت کی۔ ہر جگہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے تمام دوستوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کا پیغام پہنچایا۔ خاکسار نے نائیجیریا میں قیام کے دوران (۱۹۴۵ء سے ۱۹۶۴ء تک) جب خاکسار کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مغربی افریقہ کا رئیس التبلیغ مقرر فرمایا تھا کئی دفعہ سیرالیون کا دورہ کیا تھا لیکن اب تقریباً پندرہ سال کے بعد سیرالیون جا کر دیکھا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے اس قدر ترقی کر لی ہوئی ہے کہ مجھے انتہائی خوشکن حیرت ہوئی۔ متعدد پرائمری اور سیکنڈری سکول، ہسپتال، نئی مساجد، مشن ہاؤس، احبابِ جماعت کی تعداد میں نہایت خوشکن اضافہ، جماعت میں چیفوں اور پیرا ماؤنٹ چیفوں کی تعداد میں معتدبہ اضافہ، معاشرتی زندگی میں جماعت کا نمایاں اثر، ہر طبقہ میں جماعت کا نفوذ، مرکز سے اور خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے والہانہ محبت، یہ سب باتیں دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جماعت کی ترقی کی رفتار اور بھی تیز ہو اور جلد اسلام دنیا پر غالب آ جائے۔ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر مبلغ انچارج، مکرم ملک غلام نبی صاحب، مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب وینس، مکرم خلیل احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحب مبشر، مکرم مولوی مجید احمد صاحب، مکرم مولوی عبدالمجید صاحب، مکرم مولوی لطیف احمد صاحب، جملہ پرنسپل صاحبان، ڈاکٹر صاحبان، برادرم مکرم صادق محمد صاحب اور مکرم نعیم احمد صاحب طیّب، جملہ اساتذہ صاحبان، محترم پیرا ماؤنٹ چیف گامانگا صاحب، الحاج بونگے صاحب، الحاج بائی ٹورے صاحب اور دیگر تمام دوستوں کا میں تہِ دل سے ممنون ہوں کہ ان سب احباب نے میرے ساتھ بھرپور تعاون فرمایا اور انتہائی محبّت کا سلوک کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے سب کی کوششوں کو بابرکت اور بہترین نتائج کی حامل بنائے۔ آمین۔

یہاں یہ بات بھی جذباتِ تشکّر کے ساتھ قابلِ ذکر ہے کہ سیرالیون میں جماعتوں کے دَورے کے دَوران مبلّغینِ کرام کے علاوہ پیرا ماؤنٹ چیف گامانگا اور الحاجی بونگے میرے ہمراہ رہے میں ان کی اس نوازش کے لئے ان کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

گیمبیا کا مشن کھلنے سے قبل متعدد بار کوشش کرنے کے باوجود میں گیمبیا نہ جا سکا تھا اِس دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں کئی روز قیام کرنے کا موقع ملا۔ سیکنڈری سکول دیکھا۔ جماعت کے ہسپتال دیکھے۔ متعدد جگہوں پر احباب جماعت سے ملا۔ جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ اس موقع پر خاص طور پر احبابِ جماعت کی ایک کثیر تعداد سے ملنے کا موقع ملا۔ جلسہ سالانہ کے ایک اجلاس کی صدارت مملکتِ گیمبیا کے ایک وزیر صاحب نے کی جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گذشتہ دَورہ کی حسین یادوں کا نہایت محبّت سے تذکرہ کیا اور اِسی خواہش کا اظہار کیا کہ حضور دوبارہ تشریف لائیں اور نصرت جہاں سکیم کے ماتحت جماعت نے جو کام کیا ہے اسے ملاحظہ فرمائیں۔ محترم وزیر صاحب نے فرمایا کہ انہوں نے جماعت کا دکن نہ ہونے کے باوجود شروع سے جماعت کا ساتھ دیا ہے اور وہ خوش ہیں کہ انہیں یہ سعادت نصیب ہوئی ہے۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ ان کے اس تعلقِ خاطر کے بہتر نتائج مترتب ہوئے ہیں۔ جماعت کے لئے بھی اور ملک کے لئے بھی۔ بعض اَور غیر از جماعت معززین نے بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ الحمد للہ کہ سب نے جماعت کی کوششوں کو سراہا۔

خاکسار کو بھی ایک اجلاس کی صدارت کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہ جلسہ احمدیہ سیکنڈری سکول میں منعقد کیا گیا تھا اور اس کے جملہ انتظامات مبلّغین اور اساتذہ کرام کے ساتھ مل کر محترم الحاج سہر سنگھاٹے صاحب (جو گیمبیا کے پہلے گورنر جنرل تھے) مسٹر ٹی۔ بی۔ فون لیبر کمشنر، الحاج علی باصاحب، الحاج لامین جوارا صاحب

مکرم عاشق مالک صاحب اور دیگر متعدد دوستوں
نے کئے ان سب دوستوں کو ایک ٹیم کی طرح کام
کرتے دیکھ کر دل خوشی کے جذبات سے بھر گیا۔
مزید خوشی اس لئے بھی ہوئی کہ اس مشن کے
کھولنے میں گوناگوں مشکلات پیش آئی تھیں۔
لیکن تجربہ نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ جہاں
جتنی زیادہ مشکلات پیش آتی ہیں وہاں اتنی ہی
زیادہ شاندار ترقی ہوتی ہے۔ گیمبیا ہی میں اللہ
تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ العزیز کو وہ سکیم القاء فرمائی جس کے نتیجہ
میں مغربی افریقہ میں جماعت کی ترقی کی رفتار کئی
گنا تیز ہو گئی۔ گیمبیا ہی میں سب سے زیادہ
ہسپتال کھلے اور ڈاکٹروں نے خدمتِ خلق کا
نہایت اچھا نمونہ دکھایا۔ گیمبیا ہی میں ایک احمدی
کو ملک کا سب سے پہلا گورنر جنرل بننے کا فخر حاصل
ہوا اور گیمبیا کے پہلے گورنر جنرل نے حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کی وہ پیشگوئی پوری کرنے کی سعادت
حاصل کی کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت
ڈھونڈیں گے"۔ گیمبیا میں مشن کھلنے کی راہ ہموار
کرنے کی سعادت ایک نائیجیرین دوست مکرم
حمزہ سنیالو صاحب اور غانا کے ایک دوست
الحاج جبریل سعید صاحب کو حاصل ہوئی۔ انکے
راہ ہموار کرنے کے بعد جب مشن کھولنے کی اجازت
ملی تو محترم مولانا محمد شریف صاحب وہاں پہلے
پاکستانی امیر اور مبلغ انچارج مقرر ہوئے۔

اس دورے کے دوران مکرم مولوی عبدالشکور
صاحب مبلغ انچارج، مکرم ملک محمد اکرم صاحب،
مکرم نسیم احمد صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری
سکول۔ اس سکول کے دیگر اساتذہ اور جملہ ڈاکٹر
صاحبان نے خاکسار سے ہر قسم کا تعاون فرمایا۔
اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ اسی دوران
سینگال کا دورہ کرنے کا بھی موقع ملا وہاں کاؤسک
اور ڈاکار کی جماعتوں سے ملاقات ہوئی۔ یہ تمام
دوست سینگال میں جماعت کی توسیع کے لئے ہر ممکن
کوشش کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو نمایاں
کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین

گیمبیا میں خاکسار نے عزیزم ڈاکٹر داؤد احمد
طاہر کے ہاں قیام کیا جنہوں نے نہ صرف اس لئے
کہ وہ میرے بھانجے ہیں بلکہ خاکسار کے مرکز کے
نمائندہ ہونے کی وجہ سے بھی نہایت محبت اور
عقیدت کا اظہار کیا۔ مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب،
مکرم ڈاکٹر الحاج محمد خاں صاحب، مکرم ڈاکٹر
حفیظ احمد خاں صاحب، مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب
اور مکرم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب نے بھی انتہائی محبت
اور عقیدت کا اظہار کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

گیمبیا سے سیرالیون واپس آکر خاکسار غانا
کے لئے روانہ ہوا۔ غانا میں مکرم مولوی عبدالوہاب
صاحب آدم جماعت کے امیر اور مبلغ انچارج ہیں
وہاں جماعت کے اثر و نفوذ کا یہ عالم ہے کہ خاکسار
ایسے کم مایہ کے لئے ہوائی جہاز تک سول ایوی ایشن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی کار لائے ہوئے تھے۔ وہاں سے ٹائیچیر یاروانگی کے وقت بھی سول ایوی ایشن کی کار خاکسار کو ہوائی جہاز کے گینگ وے تک لے گئی۔ جماعت کا یہ اثر و نفوذ دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہو گیا۔

غانا میں چونکہ عرصۂ قیام نسبتاً کم تھا اسلئے مختلف علاقوں میں جانے کے لئے بھاگ دوڑ زیادہ کرنی پڑی حتّٰی کہ ایک روز صبح ساڑھے پانچ سے سفر شروع کر کے سکول اور ہسپتال دیکھتے ہوئے اور ایک جگہ (کماسی) جمعہ کی نماز ادا کرتے ہوئے رات کے ساڑھے نو بجے تک سفر ہی سفر رہا۔ خاکسار اکرہ پہنچا تو اسی روز مغرب اور عشاء کی نماز کے بعد مسجد میں احبابِ جماعت سے خطاب کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سلام پہنچایا اور حاضرین سے درخواست کی کہ چونکہ حضور پُر نور کا سلام کا پیغام سب بھائیوں اور بہنوں کے لئے ہے اِس لئے جو حاضر ہیں وہ ان تمام احباب سے (اور بہنوں سے) جو حاضر نہیں ہیں مِل کر یہ پیغام پہنچا دیں۔ چنانچہ اِس طرح سلام پہنچانے کی ایک خوشگوار رَو چل پڑی اور اس پیغام سے حاصل ہونے والی خوشی میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ غانا کی احمدیہ جماعت کے صدر مسٹر عیسیٰ صاحب نے بھی جواباً دوستوں سے خطاب کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے جماعت کے تمام اراکین کے پُر خلوص تعلق کا اظہار کیا اور نہایت جذبے کے ساتھ اس خواہش کا اظہار کیا کہ حضور جلد مغربی افریقہ تشریف لا کر ان کی رُوحوں کی تشنگی کو دُور فرمائیں اور ان کی سیرابی کے سامان سے نوازیں یہ ستائیس اپریل کا دن تھا۔ اس سے اگلے روز مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب آدم اور خاکسار سالٹ پانڈ کے لئے روانہ ہو گئے۔ راستہ میں ایک سیکنڈری سکول دیکھا جو بوسٹن کے مقام پر واقع ہے۔ پرنسپل صاحب کے ہاں کھانا کھایا۔ یہاں سید ساجد احمد صاحب پرنسپل ہیں۔ آپ ایک اچھے آرٹسٹ بھی ہیں۔ مساجد اور مشن ہاؤسز میں اور بعض نمائشوں کے لئے آپ نے عربی زبان میں نہایت عمدہ عبارتیں لکھی ہیں۔ ان کا خوشنویسی کا شغف جماعت کے لئے نہایت مفید ثابت ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین

مجھے ہمیشہ اِس بات کا احساس رہا ہے کہ انسان متعدد خوبیوں کا حامل بننے کی کوشش کرے اور پھر اپنی تمام تر خوبیوں کو سلسلہ کی اغراض کے لئے کام میں لائے۔ اِسی طرح قرآنی ارشاد وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ کے معانی کو وسعت کے ساتھ اپنے اوپر وارد کیا جا سکتا ہے۔

بوسٹن سے ہم سویڈرو کے لئے روانہ ہو گئے۔ سویڈرو میں ہمارا ہسپتال ہے اِس ہسپتال کی عمارت اتنی شاندار ہے اور اتنی وسیع ہے (اور خوبصورت بھی) کہ اسے دیکھ کر دل میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوشی کی لہریں اُٹھنے لگیں اور دل سے بے ساختہ
دعائیں نکلیں کہ اللہ تعالیٰ نصرت جہاں سکیم کی برکات
کو اَور بھی وسعت عطا فرمائے کہ اس سکیم کے باعث
مغربی افریقہ میں ایک انقلابی صورت پیدا ہو چکی
ہے۔ خدا کرے کہ اِس انقلاب کا دائرہ ساری دُنیا
کو اپنی آغوش میں لے لے۔ رات سویڈرو میں
بسر کی۔ مغرب اور عشاء کے بعد اور اگلے روز
فجر کے بعد احبابِ جماعت سے خطاب کیا۔ یہ سُن کر
کہ مَیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ العزیز کا السلام علیکم کا پیغام لے کر انکے
پاس پہنچا ہوں دوستوں میں خوشی کی ایک لہر
دوڑ گئی اور نعرہ تکبیر۔ اسلام زندہ باد، احمدیت
زندہ باد کے نعروں سے ماحول گونج اُٹھا۔ سویڈرو
سے روانہ ہو کر مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب آدم
اور خاکسار ایسیام پہنچے جہاں مغربی افریقہ کی متعدد
خوبصورت مساجد میں سے ایک مسجد تعمیر کی جا رہی
ہے اور اِس شوق میں جلد جلد تعمیر کی جا رہی ہے کہ
جلد ہی حضور پُرنور وہاں تشریف لے جا کر اس
مسجد کا افتتاح فرمائیں اور اس میں احبابِ
جماعت کو حضور کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی سعادت
حاصل ہو۔ ایسیام کے بعد اکرا فول پہنچے۔ یہ وہ
مقام ہے جہاں سے غانا میں احمدیت کا آغاز ہوا
وہ بزرگ دوست جنہوں نے غانا میں مہدی معہود
علیہ السلام کے پیغام لانے والے کو خواب میں دیکھا
اور حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر کے غانا (اُس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت گولڈ کوسٹ) میں ورود پر بیعت کر لی تھی
ان کا اسمِ گرامی مہدی آپا تھا ان کے مزار پر
اور ان کے ساتھ قریب ہی دیگر معزز احمدیوں
کے مزاروں پر جماعت کے ساتھ مِل کر دعا کی۔
احبابِ جماعت سے خطاب کیا۔ اکرا فول کے بعد
اسچیار پہنچے وہاں سکول دیکھا اور پرنسپل صاحب
کے ہاں کھانا کھا کر سالٹ پانڈ کے لئے روانہ
ہو گئے۔ مولوی عبدالوہاب صاحب آدم نے اِس
سارے سفر کے دوران جماعت سے متعلق نہایت
ایمان افروز واقعات سُنائے۔ اللہ تعالیٰ انہیں
جزائے خیر دے۔ آمین۔ شام سے کچھ دیر قبل
سالٹ پانڈ پہنچے۔ مشنری ٹریننگ سنٹر کے طلباء سے
ان کے سنٹر میں ملاقات کی اور ان کی خواہش کے
مطابق تبلیغ کی اہمیت اور اِس سلسلہ میں ان کی
ذمہ داریوں سے متعلق بعض ضروری امور بیان کئے
جب سوالات کا موقع دیا گیا تو اکثر طلباء نے
پاکستان اور دُنیا کے دیگر علاقوں میں احمدیہ
جماعتوں کے حالات سے واقفیت حاصل کرنے
کی خواہش کا اظہار کیا۔ اِس وقت اِس سنٹر میں
سولہ طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ مکرم مرزا
نصیر احمد صاحب شاہد پرنسپل ہیں اور ان کے
ساتھ مکرم ابراہیم صاحب مانووا جو ربوہ سے
شہادۃ الاجانب پاس کر کے گئے ہوئے ہیں تعلیم
دینے کا فریضہ بہ انجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
ان تمام طلباء کو احسن طریق پر خدمتِ دین کی توفیق

عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں احبابِ جماعت سے ملاقات کی اور ان کے استقبالیہ ایڈریس کے جواب میں خاکسار نے بھی چند ضروری باتوں سے دوستوں کو آگاہ کیا۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سلام پہنچایا گیا اور جماعت کے دوستوں کو بتایا گیا کہ ممکن ہے عنقریب حضور تشریف لاکر شرفِ ملاقات بخشیں تو جماعت کے دوستوں نے نعرۂ تکبیر اور خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعروں سے فضا میں ارتعاش پیدا کر دیا حتّٰی کہ دُور و نزدیک سے متعدد لوگ مسجد کے پاس جمع ہو گئے اور احبابِ جماعت کے اِس جوش و خروش کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔

اگلے روز (۳۰ اپریل) فجر کی نماز سے بھی قبل مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب آدم اور خاکسار مختلف جماعتوں کے دورے پر روانہ ہو گئے۔ سب سے پہلے فومینا پہنچے اور مکرم کمال الدین صاحب کی معیت میں احمدیہ سیکنڈری سکول دیکھا سکول کی عمارت کے بعض حصّے زیرِ تعمیر ہیں مکرم کمال الدین صاحب مزدوروں کے ساتھ مل کر کام کی تکمیل میں کوشاں تھے۔ قلّتِ وقت کے باعث زیادہ نہ ٹھہر سکے۔ وہاں سے روانہ ہو کر کوکو فو پہنچے اور مکرم ڈاکٹر شفیق قیصر صاحب سے ملے۔ مکرم قیصر صاحب بڑی محنت سے ہسپتال چلا رہے تھے۔ غانا میں سب سے پہلا احمدیہ ہسپتال اسی مقام پر کھولا گیا تھا۔ اگرچہ اِس وقت یہ ہسپتال عارضی طور پر کرایہ کی عمارت میں ہے لیکن ہسپتال کی عمارت کے لئے زمین مل چکی ہے بلاک بن رہے ہیں امید ہے کہ انشاء اللہ عنقریب اپنی عمارت بن جائے گی اور یہ ہسپتال اس میں منتقل ہو جائیگا اِس جگہ جماعت کا فارم بھی ہے حکومت کے ایک ریٹائرڈ زراعتی افسر اس کی دیکھ بھال کر رہے ہیں تبلیغ اسلام کے لئے یہ فارم خاصی رقم فراہم کر سکے گا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ سلسلہ کی تبلیغی ضرورتوں کو پُورا کرنے کے وہ خود ہی سامان پیدا کر دیتا ہے اور پھر انہیں توسیع بھی دیتا چلا جاتا ہے۔ سچ ہے جو خدا کے لئے وقف ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی ہر طرح مدد فرماتا ہے اور ان کی کوششوں کو بار آور کرنے کے لئے غیب سے سامان مہیّا کر دیتا ہے۔

یہاں سے چل کر کماسی پہنچے۔ جمعہ کی نماز ادا کی اور اس کے کچھ دیر بعد ٹیچیمان کے لئے روانہ ہو گئے۔ ٹیچی مان میں مکرم ڈاکٹر خالد ہاشمی صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ خدمتِ خلق میں مصروف ہیں اور یہ ہسپتال ماشاء اللہ روز افزوں ترقی پر ہے وہاں سے ساڑھے نو بجے شب واپس کماسی پہنچے۔ اگلے روز فجر کی نماز کے بعد احمدیہ سیکنڈری سکول دیکھا۔ یہ سکول مغربی افریقہ میں سب سے پہلا احمدیہ سیکنڈری سکول ہے اور اسے یہ فخر بھی

حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک پوتے (محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم۔اے) اس کے پرنسپل رہ چکے ہیں۔ اب یہ سکول ایک یونیورسٹی جیسی وسعت اختیار کر چکا ہے۔ سکول کی وسیع عمارتیں اور متعدد سٹاف کوارٹرز دیکھ کر گمان ہوتا ہے کہ اگر حکومت اجازت دے تو عنقریب یہ مغربی افریقہ میں پہلی احمدیہ یونیورسٹی بن جائے گا۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

سکول دیکھنے کے بعد جماعت کی طرف سے دی گئی ایک دعوت میں شرکت کی۔ یہاں الحاج محسن العطاء صاحب جماعت کی روح رواں ہیں آپ متعدد بار ربوہ آچکے ہیں اور جماعت کے نہایت فعّال کارکن ہیں۔ اس دعوت کے بعد اکرہ کے لئے روانگی ہوئی راستے میں آسوکورے میں ٹھہرے جہاں مکرم ڈاکٹر حمید احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ ایک ہسپتال نہایت کامیابی کے ساتھ چلا رہے ہیں۔ اس ہسپتال کو دیکھ کر اس بات کا اندازہ ہوا کہ ہسپتالوں کی ضروریات اگر اسی طرح بڑھتی رہیں تو جلد ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ہسپتال بہت بڑے ادارے بن جائیں گے دیگر ہسپتالوں کی طرح اس ہسپتال کو دیکھ کر بھی یہ خیال پیدا ہوا کہ مخالفین جنہیں یہ زعم ہے کہ وہ ہمارا کوئی مشن بند کروا سکتے ہیں بلکہ وہ اس دروغگوئی سے بھی کام لیتے ہیں کہ انہوں نے دورہ کر کے ہمارے اکثر مشن بند کروا دئے ہیں اگر انہیں ایسے ہسپتالوں یا کماسی کے سکول جیسے سکول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے پاس سے گذار کر یہ بتا دیا جائے کہ یہ احمدیہ ہسپتال یا احمدیہ سکول ہے تو ان کا دم گھٹ کر رہ جائے اگرچہ ہماری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہمارے کاموں کو بنظرِ استحسان دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے بلکہ ہمارے ساتھ مل کر اسلام کی صحیح رنگ میں خدمت سے نوازے۔ آمین

دوپہر کا کھانا مکرم ڈاکٹر حمید احمد صاحب کی بیگم صاحبہ نے تیار کیا ہوا تھا لیکن وقت کی قلّت کے باعث کھانا ان کے گھر پر تو نہ کھایا جا سکا البتہ ساتھ لے لیا جو راستہ میں ایک جگہ موٹر کھڑی کر کے کھایا گیا۔ سارا دن سفر کرنے کے بعد شام کے ساڑھے پانچ بجے اکرہ پہنچے۔ ہوٹل میں چند لمحے ستانے کے بعد مشن کی طرف سے دی گئی استقبالیہ (جو الوداعی بھی تھی) دعوت میں شرکت کی۔ مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب آدم نے نہایت اچھے پیرایہ میں مغربی افریقہ میں جماعت کی روز افزوں ترقی کے بعض واقعات بیان کئے۔ انہوں نے شروع اس وقت سے کیا جب خاکسار نائیجیریا میں تھا اور وہ ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے پاکستان آتے ہوئے نائیجیریا میں خاکسار کے پاس ٹھہرے تھے۔ میں نے جواباً ان کا شکریہ ادا کیا اور جماعت کو ہر قسم کی قربانیوں کے لئے تیار رہنے کی تلقین کی۔

اگلے روز فجر کی نماز کے بعد بعض بیمار

دوستوں کی عیادت کے لئے گیا۔ خاکسار کے ہمراہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah
مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب آدم۔ جماعت کے
صدر مکرم عیسیٰ صاحب اور مسٹر قدنو صاحب
(جو فارن آفس میں ایک اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں)
بھی تھے۔ ان مریضوں میں ایک برادرم ممتاز آرتھر
بیگ صاحب بھی تھے جو پہلے احمدیہ سکول کے
ہیڈ ماسٹر تھے اور پھر اپنی حکومت کی طرف سے
سعودی عرب میں سفیر کی حیثیت سے فرائض سرانجام
دیتے رہے۔ مریضوں کی عیادت کے بعد اکرہ کے
نواح میں تیما میں ایک جلسہ میں شرکت کے لئے
روانہ ہو گئے۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے اور میں ممنونیت
کے ساتھ اس کا اظہار کرتا ہوں کہ مکرم مولوی
عبدالوہاب صاحب آدم تقریباً سارا وقت میرے
ساتھ ہی رہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

آج نائیجیریا کے لئے روانگی کا دن تھا۔
چنانچہ روانگی سے قبل تمام مرکزی مبلغین کے
ساتھ ایک میٹنگ کی گئی اور ان کی انفرادی اور
اجتماعی ضروریات اور مشکلات پر غور کیا گیا۔
تمام مبلغین نے لٹریچر کی فراہمی پر زور دیا۔ اب
چونکہ پاکستان سے وکالتِ تبشیر اپنے مشنوں
کو لٹریچر نہیں بھیج سکتی اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح
الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض مشنوں
کو آفسٹ پریس مہیا فرما دئے ہیں جن پر کام شروع
کر دیا گیا ہے اور اس طرح پاکستان سے لٹریچر
کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے

امید ہے کہ جب یہ پریس پوری طرح کام کرنے لگیں گے
تو ضرورت کے مطابق لٹریچر فراہم ہو جائے گا،
انشاء اللہ۔

تین بجے دوپہر کے قریب نائیجیریا کے لئے
روانگی ہوئی۔ غانا کے احباب جماعت نہایت
محبت کے ساتھ الوداع کہنے کے لئے ایئرپورٹ پر
تشریف لائے اور ان سب نے اِس پیغام کے
ساتھ الوداع کیا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جماعت کے تمام
دوستوں کی خدمت میں ان کی طرف سے السلام علیکم
کہا جائے اور ان کے جذباتِ محبت کا اظہار کرتے
ہوئے اِس بات کا یقین دلایا جائے کہ ہم سب
مِل جُل کر اسلام کی خدمت میں اپنی زندگیاں بسر
کر رہے ہیں اور وہ دن دُور نہیں جب غانا کو
مسلمان غانا کہا جا سکے گا۔ یہ بات میں پہلے بھی
بیان کر چکا ہوں کہ روانگی کے وقت سول ایوی ایشن
کی کار خاکسار کو ہوائی جہاز کے دروازہ تک لے گئی
یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے اپنی جناب
سے ایسی عزت افزائی کے سامان مہیا فرمائے
الحمد للہ رب العلمین۔

چالیس منٹ کی پرواز کے بعد تقریباً چار
بجے خاکسار نائیجیریا پہنچ گیا۔ یوں تو مجھے سارے مغربی
افریقہ ہی سے دلچسپی رہی ہے۔ اب بھی ہے
اور ہمیشہ رہے گی۔ کیونکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ
عنہ نے ذرّہ نوازی فرماتے ہوئے خاکسار کو مغربی

افریقہ کا رئیس التبلیغ مقرر فرمایا تھا اور اس کے
Digitized by Khilafat Library Rabwah
نتیجے میں خاکسار کا ہے گا ہے ان تمام مشنوں کا
دورہ کیا کرتا تھا لیکن نائیجیریا وہ ملک ہے جہاں
میں نے تقریباً بیس ۲۰ سال کا عرصہ گذارا۔ ایک پوری
کی پوری نسل میری موجودگی میں اور میری آنکھوں
کے سامنے جوان ہوئی۔ بچے جوان ہوئے اور جوان
بوڑھے ہوئے۔ ملکی لحاظ سے یہ بیس سالہ عرصہ نہایت
اہم تھا۔ سیاسی تحریکوں نے جنم لیا اور آزادی
حاصل کر لی۔ تعلیمی ترقی کے لئے بھرپور کوششیں
ہوئیں تاکہ قوم حکومت کے قابل ہو جائے۔ ذرائع
ابلاغ نے قومی زندگی میں خاص اہمیت حاصل کر لی۔ یہ
سب کچھ میرے سامنے ہوا اور یہ محض اللہ تعالیٰ
کا فضل ہے کہ ان تمام باتوں میں مرکزِ سلسلہ کی
نمائندگی میں خاکسار کو حسبِ توفیق حصہ لینے کا
موقع ملا۔ نائیجیریا کی سرزمین پر قدم رکھتے ہی
یہ تمام باتیں ذہن میں دہرائی جانے لگیں۔ ایئرپورٹ
کے باہر احباب جماعت قطاروں میں کھڑے تھے۔
خدام الاحمدیہ اپنے مخصوص رومال سے اپنی گردنوں
اور سینوں کو سجائے منتظر تھے۔ نعروں، مصافحوں
اور معانقوں کا ایک نہ بھولنے والا منظر دیکھا۔
اگرچہ میں خود اس منظر کو احاطۂ تحریر میں نہیں
لا سکتا لیکن اس منظر سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح
الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے احسان
کے نقوش اور بھی گہرے ہو گئے۔ جس مشن کی
خدمت میں میں نے بیس ۲۰ سال صرف کئے تھے جس
پودے کی میں نے ایک خاصے طویل عرصہ تک آبیاری
کی تھی۔ جن دوستوں کی محبت اور رواداری کی
یادیں ابھی تک تازہ ہیں ان سے دوبارہ مل کر میرے
دل میں خوشی کے جذبات کی لہریں اُٹھ رہی تھیں
اور دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز تھا۔ یہ تمام دوست
میری غلطیوں کو اور خامیوں کو (اور وہ کون انسان
ہے جو غلطیوں اور خامیوں سے مبرّا ہے) دل
سے محو کر چکے تھے۔ سب سراپا محبت بن چکے تھے۔
ان کے ذہنوں کی بیداری، آنکھوں کی چمک اور
دل میں پیدا ہونے والی محبت کی لہریں۔ سب
کچھ کھل کر سامنے آ رہا تھا۔

ایئرپورٹ سے مشن ہاؤس پہنچا وہاں بھی
دوستوں سے ملاقات ہوئی۔ ایئرپورٹ پر بھی
بہت سی بہنیں موجود تھیں مشن ہاؤس میں بھی بہت
سی دیگر بہنوں سے ملاقات ہوئی۔ مغرب کے بعد
مسجد میں جماعت کے دوستوں سے تفصیلی گفتگو
کا موقع ملا۔ پہلی مسجد کی جگہ اب خدا کے فضل سے
ایک نہایت شاندار خوبصورت تین منزلہ مسجد تعمیر
ہو چکی ہے۔ اگلے روز بہت سا وقت ابوظہبی اور
اس کے اِردگرد کے علاقوں کے ویزہ کے حصول کی
کوشش میں گذرا۔ پہلے یہ بتایا گیا تھا کہ مصر کا
سفارت خانہ ابوظہبی کا ویزہ دے دے گا لیکن
مصری سفارت خانہ سے پتہ چلا کہ قاہرہ جا کر ویزہ
حاصل کرنا پڑے گا (اگرچہ قاہرہ جا کر بھی یہ ویزہ
نہ مل سکا) شام کے وقت اجیبو اوڈے کی مسجد

(جو ہماری ایک معزز بہن فاطمہ نے بنوائی تھی اور جس کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا) کے سلسلہ میں فاطمہ صاحبہ کی بیٹی ــــ جو مجسٹریٹ ہیں ــــ سے مکرم امیر صاحب اور بعض دیگر احباب کے ہمراہ ملاقات کی اور بعض ضروری امور طے کئے۔ آج کے دن دیگر دوستوں کے علاوہ جسٹس عبدالرحیم بکری صاحب اور وزیری عبدو صاحب رشن ہاؤس میں ملاقات کے لئے آئے۔

۴ر مئی کو لیگوس کی جماعت نے مسجد میں استقبالیہ کا انتظام کیا۔ اِس استقبالیہ میں بہت پُرانی خوشگوار یادوں کا تذکرہ ہوا گویا بیس سال کا عرصہ جو نائیجیریا میں گذارا تھا اس کا خلاصہ سامنے آ گیا۔ الحاج ایس۔ بی۔ گیوا نے اپنی استقبالیہ تقریر میں ایک پُرلطف دلچسپی پیدا کی۔ انہوں نے خاکسار کی آج سے بارہ سالہ قبل الوداعی تقریر (جو نائیجیریا سے پاکستان واپسی کے موقع پر کی گئی تھی) کا ٹیپ ریکارڈ سُنانا شروع کر دیا۔ پُرانی یادوں میں یہ ایک بڑی سہانی یاد تھی۔ جسٹس بکری، عالم جیبو اور بعض اَور دوستوں نے بھی تقاریر کیں۔ جن خیالات اور جذبات کا ان سب دوستوں نے اظہار کیا ان کے لئے میں جزاکم اللہ احسن الجزاء کے سوا اَور کیا کہہ سکتا ہوں شکریہ کا یہی سب سے بہتر طریق ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اچھی جزا عطا فرمائے۔ آمین

اگلے روز یعنی ۵ر مئی کو لیگوس سے اجیبو اوڈے اور ابادان کے لئے مکرم مولانا محمد اجمل صاحب اور خاکسار روانہ ہوئے۔ مسٹر حمزہ ستیالو جو ہمارے چیف ترجمان ہیں انہوں نے ساتھ جانا تھا لیکن کسی نجی کام کی وجہ سے وقت پر نہ پہنچ سکے اِس لئے لیگوس سے ہمارے ساتھ روانہ نہ ہو سکے البتہ ان کو یہ پیغام دیدیا گیا کہ وہ اجیبو اوڈے پہنچ جائیں۔ لیگوس کے نواح میں حال ہی میں تعمیر کی جانے والی ایک مسجد بھی دیکھی یہاں بھی بعض پُرانے احبابِ جماعت سے ملاقات کا موقع ملا۔

اجیبو اوڈے پہنچے تو پہلے مسجد میں گئے اور فاطمہ صاحبہ (جنہوں نے یہ مسجد تعمیر کروائی تھی) کے گھر والوں سے ملے۔ وہ چونکہ خود حال ہی میں فوت ہوئی ہیں اِس لئے ان کی قبر پر بھی گئے اور دعا کی۔

یہی وہ مسجد ہے جس کے متعلق معاندینِ سلسلہ نے یہ افترا کیا تھا کہ اس پر بدلا ہوا کلمہ لکھا ہوا ہے یعنی محمد رسول اللہ کی بجائے احمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔ کاش افترا کرنے والے خدا سے ڈریں اور اس قسم کے افترا کی اشاعت سے پہلے تحقیقات کر لیا کریں۔ اور تحقیقات کونسی مشکل ہے وہاں متعدد پاکستانی غیر احمدی موجود ہیں ان میں سے کسی سے پوچھ لیا جاتا کہ حقیقت کیا ہے۔ لیکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ لوگ حقیقت کا پتہ تو جب کریں کہ انہیں حقیقت سے کچھ لگاؤ ہو۔ اگر جھوٹ ہی بولنا ہے تو پھر زیادہ سے زیادہ جھوٹ کیوں نہ بولا جائے۔ مسجد پر کلمہ کے صحیح الفاظ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہی درج ہیں اور ہر دیکھنے والا اس کی گواہی دے سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے بعد ہم اپنے ہسپتال میں گئے۔ یہاں مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب بھٹہ اِس ہسپتال کے انچارج ہیں۔ ہسپتال کی عمارت اپنی ہے اور موجودہ ضرورت کے مطابق کافی فراخ ہے۔ اگرچہ کام کی رفتار سے پتہ چلتا ہے کہ جلد ہی مزید وسعت کی ضرورت پیش آئے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ وسعت کی ضرورت تو تمام ہسپتالوں میں پیش آرہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ڈاکٹر صاحبان کے ہاتھ میں جو شفا ہے اور ان کا جو ہمدردانہ رویہ ہے اس کی وجہ سے پبلک کا رجحان ہمارے ہسپتالوں کی طرف بڑھ رہا ہے۔ دُور دُور سے لوگ دوسرے ہسپتالوں کو چھوڑ کر ہمارے ہسپتالوں میں علاج کے لئے آتے ہیں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کا نتیجہ۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہسپتال دیکھا۔ مکرم ڈاکٹر بھٹہ صاحب کے ہاں کھانا کھایا اور پھر ظہر اور عصر کی نمازیں جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کیں اور پھر جماعت نے استقبالیہ تقریب منعقد کی۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اس جماعت کے چیئرمین جو نائیجیریا جماعت کے نائب صدر بھی ہیں ۱۹۵۵ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے انگلستان بھیجے گئے تھے۔ ان کا نام الحاجی اے۔ جی۔ کُوکُو ہے اور سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی رنگین تصویر متعدد گھروں میں لگی ہوئی ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے انگلستان سے واپسی پر ایک خطبہ جمعہ میں الحاجی کوکو صاحب کے اخلاص کو بہت سراہا تھا استقبال کی یہ تقریب الحاجی صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ خاکسار نے موقع کے مطابق جماعت کو مزید ترقیات کی طرف جلد جلد قدم اُٹھانے کی تلقین کی۔

اجیبو اوڈے سے روانہ ہو کر شام کے وقت ابادان پہنچے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دَورہ کے دَوران بایوہال میں ملک کے دانشوروں سے خطاب فرمایا تھا۔ اس خطاب کے وقت یونیورسٹیوں کے پروفیسر جو مختلف ممالک سے تعلق رکھتے تھے وہ بھی موجود تھے۔

خاکسار نے مکرم ڈاکٹر غلام مجتبیٰ صاحب کے ہاں قیام کیا۔ ہمارے وہاں پہنچنے کے تھوڑی ہی دیر بعد جماعت کے کئی دوست تشریف لے آئے

اور دیر تک ان سے جماعتی امور کے متعلق گفتگو
ہوتی رہی۔

اگلے روز یونیورسٹی آف ابادان میں
پرانے دوستوں سے ملنے اور یوروبا ترجمہ
قرآن کریم کی طباعت کا کام دیکھنے گئے۔ یوروبا
ترجمہ کا پہلا پارہ جس کا دیباچہ حضرت مصلح موعود
رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا تھا بہت عرصہ پہلے
چھپ گیا تھا۔ اب خدا کے فضل سے سارے قرآن کریم
کا یوروبا ترجمہ چھپ رہا ہے۔ یہ ترجمہ طباعت کے
آخری مراحل میں ہے اور امید
ہے کہ چند روز تک طباعت مکمل ہو جائے گی اور
جماعت اپنی کوشش کو نائیجیریا کے یوروبا بولنے
والے باشندوں کے سامنے پیش کر سکے گی۔

اس کے بعد ہسپتال کے لئے بعض تعمیر شدہ
مکانات اور بعض زمین کے خالی ٹکڑے دیکھے
تاکہ ہسپتال جلد از جلد اپنی عمارت میں منتقل
کیا جا سکے۔ شام کے وقت جماعت نے استقبالیہ
تقریب منعقد کی۔ آج سے بارہ سال قبل خاکسار کی
نائیجیریا سے روانگی سے قبل یہ جماعت چھوٹی سی
تھی اور ان کی مسجد بھی ایک مختصر سی عمارت پر مشتمل
تھی لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جماعت
بڑی جماعتوں میں شمار ہوتی ہے اور اس کے
واقعی بڑی جماعت ہونے کا اندازہ اس بات
سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کی جامع مسجد کے
علاوہ (جہاں یہ تقریب منعقد کی گئی) اس کی
سات مساجد مختلف محلوں میں واقع ہیں گویا اس
ایک شہر میں ہماری آٹھ مساجد ہیں۔ جامع
مسجد نہایت وسیع اور مضبوط قسم کی عمارت ہے
اور جب میں اس کا پرانی مسجد سے مقابلہ کرتا
ہوں تو دل میں مسرت کی ایک لہر دوڑ جاتی
ہے۔ جماعت کی یہ ترقی معجزہ سے کم نہیں ہے۔

اس تقریب کے بعد ریڈیو سٹیشن کے ایک
پرانے دوست افسر سے ملاقات کے لئے مکرم
اجمل صاحب اور دیگر دوستوں کے ہمراہ اسکے
گھر پر گئے۔ لیگوس میں خاکسار کے متعدد ریڈیو
پروگراموں کے یہ پروڈیوسر تھے۔ اسلامک
پوائنٹ آف ویو میں جس میں فقہی سوال و جواب
ہوتے تھے یہ صاحب (الحاجی ایگبے رونگبے)
سوال پڑھا کرتے تھے اور خاکسار جواب۔ اس
طرح سالہا سال ان سے ریڈیو کے ذریعہ رفاقت
رہی تھی۔ اب یہ ابادان میں ہیں اور یہاں مسلم
پروگرام کے آرگنائزر ہیں۔ ان سے مل کر بہت
سی پرانی یادیں تازہ ہوئیں اور جماعتی کاموں
کے سلسلہ میں بھی بعض امور زیر بحث آئے۔

اگلی صبح (یعنی ۷ مئی) ابادان سے
لیگوس کے لئے روانہ ہوئے۔ راستے میں
اجیبو اوڈے میں بھی مختصر سا قیام کیا اور الحاجہ
فاطمہ مرحومہ کے افرادِ خانہ سے ملاقات کی۔ لیگوس
واپسی پر فضلِ عمر احمدیہ سکول دیکھنے گیا۔ یہ سکول
۱۹۴۹ء میں ایک کلاس کے ساتھ کھولا گیا تھا اب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے فضل سے اس میں ایکس[۱۲] کلاسیں ہیں۔
اور خاصے بڑے سکولوں میں شمار ہوتا ہے۔
جمعہ کی نماز ادا کی۔ خطبہ میں جماعت کی گوناگوں
جہات سے ترقی کا ذکر کیا اور تمام احباب کو
اپنی کوششوں کو تیز سے تیز تر کرنے کی تلقین
کی تا کہ اسلام کی صحیح تعلیم کا جلد دُنیا میں غلبہ
ہو سکے۔ موجودہ حالات میں اِس بات کی اشد
ضرورت ہے کہ غلط خیالات نہ پھیلنے دئے جائیں
بلکہ اسلام کی صحیح تعلیم جس کا احیاء حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہوا ہے
اسے دُنیا میں غالب کرنے کے لئے مساعی بروئے کار
لائی جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عصر کے بعد ایک ہال میں لیکچر کا انتظام
تھا۔ ذاتی دعوت ناموں کے علاوہ اخبار میں بھی
اعلان کروا دیا گیا تھا۔ چنانچہ جسٹس عبد الرحیم
صاحب بکری کی صدارت میں "مغربی افریقہ میں
تبلیغِ اسلام" کے موضوع پر خاکسار نے تقریر کی۔
تقریر کے بعد سوال و جواب کا موقع بھی دیا گیا۔
اس تقریب اور بعض دیگر ضروری کاموں کی انجام دہی
کے بعد لیگوس کی ڈسپنسری (جس کے انچارج
مکرم ڈاکٹر عمر دین صاحب ہیں) دیکھنے گئے۔

۸ مئی کو لیگوس سے کانو جانا تھا چنانچہ
جہاز کی دس بجے روانگی کے لئے وقتِ مقررہ پر
ائیرپورٹ پر پہنچ گئے۔ کچھ وقت گذرنے کے
بعد اعلان ہوا کہ جہاز ایک گھنٹہ تاخیر سے روانہ
ہوگا۔ کچھ مزید وقت گذرنے کے بعد اعلان ہوا
کہ تاخیر میں ڈیڑھ گھنٹہ اور شامل ہو گیا ہے۔
حتّٰی کہ تین بجے تک کی تاخیر کا اعلان ہوا۔ جب
تین بج گئے تو اعلان ہوا کہ جہاز سات بجے روانہ
ہوگا۔ چونکہ اب چار گھنٹے کا وقفہ یقینی طور پر
مل گیا تھا اس لئے خاکسار اور مکرم مولوی محمد اجمل
صاحب شاہد ائیرپورٹ سے اُٹھ کر قریب کے
ایک قصبہ (آگیگے) چلے گئے وہاں ایک احمدی
دوست کے گھر میں دوپہر بلکہ سہ پہر کا باقی وقت
گذارا۔ مسجد میں احبابِ جماعت کے ساتھ عصر
کی نماز ادا کی اور اس کے بعد جماعت کی
حاصل کردہ زمین دیکھنے چلے گئے۔ واپسی پر
ائیرپورٹ پہنچے تو جہاز کی روانگی کا وقت ہو چکا
تھا چنانچہ ایک گھنٹہ دس منٹ کی پرواز کے بعد
کانو پہنچ گئے۔ کانو کے احبابِ جماعت کو بار بار
ائیرپورٹ پر آنے کی وجہ سے بڑی کوفت پہنچی۔
لیکن انہوں نے نہایت بشاشت سے اس تاخیر
کو برداشت کیا اور بڑی خندہ پیشانی سے ملے۔
کانو میں مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کے ہاں
قیام کیا۔ آپ کی رہائش اپنے وسیع و عریض
ہسپتال کی عمارت کے اُوپر ہے۔ یہ عمارت
ہسپتال اور رہائش گاہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل
سے بہت شاندار ہے۔ خوبصورت ہے اور
ضروریاتِ زندگی کے تمام سامانوں سے لیس۔
یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ مرکزِ سلسلہ

سے دُور دراز علاقوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز میں اتنی تاثیر رکھی ہے کہ دیکھنے والوں کے لئے ایک معجزہ سے کم نہیں۔ مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب اَنتھک کام کرنے والے ہیں انہوں نے نہ صرف ہسپتال کی عمارت بنوائی ہے، اسے تمام ضروریاتِ ہسپتال سے لیس کیا ہے بلکہ فضلِ عمر احمدیہ سیکنڈری سکول کے بہت سے اخراجات بھی ادا کرتے رہے ہیں اور اب بھی خاصی حد تک سکول کی مدد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے کام میں حد درجہ برکت دی ہے اور اس علاقے میں ان کے خلوص کی وجہ سے ان کے لئے ایک عزّت کا مقام پیدا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور باقی تمام ڈاکٹر صاحبان کو بھی اپنے فضلوں سے نوازے اور انکی کوششوں میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

مکرم ڈاکٹر صاحب کے ہاں محترم کرنل عطاء اللہ صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ مجھے محترم کرنل صاحب کے قریب آنے کا کبھی موقع نہیں ملا تھا۔ اب ان سے ملا تو ان کے خلوص، عالی دماغی اور وسعتِ مطالعہ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے اور انہیں بیش از بیش دینی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اگلے روز مکرم اجمل صاحب اور مکرم ڈاکٹر صاحب کی معیت میں پُرانے دوستوں سے ملاقات کے لئے گیا۔ عالم امینو کا نوجو پہلے شمالی علاقے کے اور پھر نائیجیریا بھر کے سیاسی رہنماؤں میں بہت اُونچا درجہ رکھتے ہیں پُرانے دوست ہیں اور جماعت کی اسلامی خدمات کے مداح ہیں ان سے ملا تو بہت سی پُرانی باتیں یاد دلوں کی صورت میں دہرائی گئیں۔ یہ صاحب قومی حکومت میں وزیر رہ چکے ہیں اور اب عام تاثر یہ پایا جاتا ہے کہ دوبارہ قومی حکومت بنائی گئی تو شاید وزارتِ عظمیٰ کو اپنا انتظار کرتا ہوا پائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوپہر کا کھانا مکرم رفیق احمد صاحب نائب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول کے ہاں کھایا۔ شام کے وقت جماعت کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں شرکت کی۔ اِس استقبالیہ سے پہلے ایک اَور تقریب منعقد کی گئی جس میں بعض غیر از جماعت دوست بھی مدعو تھے۔ ان دوستوں کو احمدیت کے متعلق سوالات کا موقع دیا گیا اور ان سوالات کے جواب ملحقہ علاقہ کے لوگوں تک پہنچانے کے لئے لاؤڈ سپیکر استعمال کیا گیا۔ سوال و جواب کا یہ سلسلہ خاصا دلچسپ تھا۔

آج مغرب کی نماز سے قبل بعض پُرانے احمدی دوستوں کی عیادت کے لئے گیا۔ ان میں سے ایک دوست عالم ابراہیم یعقوب نہایت جوش کے ساتھ تبلیغ کرتے رہے ہیں اور ہاؤسا زبان میں ترجمانی بھی اکثر یہی کرتے رہے ہیں متعدد ہاؤسا

دوستوں کو جماعت میں شامل کرنے کی توفیق پا چکے ہیں
اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور بیش از بیش
دینی خدمات کی توفیق سے نوازے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۰ مئی کو سب سے پہلے قاہرہ اور اسکے
آگے کی بکنگ کی توثیق کروائی اور اس کے بعد
احمدیہ سیکنڈری سکول کی ایک تقریب میں شمولیت
کی۔ یہ تقریب سائنس بلاک کا سنگ بنیاد رکھنے
کی تھی اور وزارتِ تعلیم کے اعلیٰ افسران بھی اس
میں شامل تھے۔ ایڈریس کے جواب میں خاکسار نے
سکول کی انتظامیہ اور وزارتِ تعلیم کو اِس بات
کی یقین دہانی کرائی کہ اِس علاقے کی تعلیمی ترقی
کیلئے ہم خدا کے فضل سے بھرپور کوششیں کرتے
رہیں گے اور مرکزِ سلسلہ مقامی انتظامیہ کے
شانہ بہ شانہ چلنے کی کوشش کرے گا۔ خاکسار نے
تعلیمی اداروں کی حقیقی رُوح اور ان کی اہمیت کا
ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ
بنصرہ العزیز کے اس وعدے کو دہرایا کہ مقامی
انتظامیہ زمین دے اور اساتذہ ہم مہیا کرینگے۔
سائنس بلاک کی بنیاد میں پہلا بلاک رکھنے کا
شرف خاکسار کو دیا گیا۔ میں مکرم پرنسپل صاحب
اور انتظامیہ کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اِس
طرح خاکسار کی عزّت افزائی کی۔ اِس موقع پر
خاکسار نے وزارتِ تعلیم کے نمائندہ کی خدمت
میں ریاض الصالحین کا انگریزی ترجمہ (از محترم
چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب) پیش کیا۔

یہ تقریب نہایت خوشگوار ماحول میں ہوئی اور
وزارتِ تعلیم کے نمائندوں سے بڑی دلچسپ
اور مفید گفتگو کا موقع ملا۔

آج قاہرہ کے لئے روانگی کا دن تھا۔
چنانچہ اڑھائی بجے جہاز میں سوار ہوا اور
ساڑھے چھ بجے شام قاہرہ کے ہوائی اڈے
پر اُترا۔ خاکسار نے برادرم مکرم محمد لبیبونی
صاحب (جو ایک بہت پُرانے اور بزرگ احمدی
ہیں) اور میر الیون کے ہائی کمشنر کو تاریں دے
رکھی تھیں لیکن جب ہوائی اڈے پر اُترا تو
غالباً وقت کی غلطی کی وجہ سے ان میں سے کوئی
بھی وہاں موجود نہ پایا۔ بہرحال مَیں نے ٹیکسی
لی اور محترم لبیبونی صاحب کے دولت خانے پر
جا پہنچا۔ وہاں پہنچ کر پتہ چلا کہ وہ تو ائیرپورٹ
پر تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ کچھ دیر کے بعد
لبیبونی صاحب محترم تشریف لے آئے اور مجھے
گھر بیٹھا دیکھ کر انہیں مسرّت آمیز حیرانی ہوئی
فرمانے لگے ہمیں غلط وقت بتایا گیا تھا اسلئے
ائیرپورٹ پر ملاقات نہ ہو سکی۔ آپ نے یہ بھی
فرمایا کہ ابوالفرج صاحب نے (جو دینی تعلیم
کے لئے کبھی ربوہ بھی تشریف لائے تھے) ہوٹل
کا کمرہ بُک کروایا ہوا ہے۔ چنانچہ اگلے دن
پتہ چلا کہ ابوالفرج صاحب رات کے دو بجے
تک ہوٹل میں خاکسار کا انتظار کرتے رہے۔
بہرحال خاکسار نے قاہرہ میں قیام کے دوران

محترم لبیبونی صاحب کی میزبانی کا لطف اُٹھایا
Digitized by Khilafat Library Rabwah
ہیں ان کا نہایت ممنون ہوں کہ نہایت بزرگ
ہونے کے باوجود لبیبونی صاحب نے میرا بہت
زیادہ خیال رکھا اور مجھے ہر قسم کا آرام پہنچانے
کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے
آمین۔ اگرچہ لبیبونی صاحب کے متعلق مجھے
دیر سے اس بات کا علم تھا کہ وہ بہت علم دوست
قسم کے انسان ہیں (۱۹۴۵ء میں ٹائیجیریا جاتے
ہوئے قاہرہ میں قیام کے دوران خاکسار نے
ایک روز ان کی پُرتکلف دعوت کا بھی لطف
اُٹھایا تھا) لیکن ان کی لائبریری دیکھ کر میں
حیران رہ گیا۔ کتابوں کے وہ رسیا ہیں اور
اپنے علم کو احمدیت کی خدمت کے لئے صرف
کرتے ہیں۔ تفسیر کبیر کے بہت سے حصوں کا وہ
عربی زبان میں ترجمہ کر چکے ہیں۔ اس کے علاوہ
متعدد ضروری مضامین کو جماعت کے لٹریچر
سے اخذ کر کے عربی جامہ پہنا چکے ہیں۔ جب
آپ کے تراجم شائع ہوں گے تو پھر آپ کی
علمی خدمات کھُل کر جماعت کے سامنے آ
سکیں گی۔

اگلے روز بعض سفارت خانوں میں گیا۔
انہیں میں سے متحدہ عرب امارات کا سفارتخانہ
بھی تھا۔ یہاں جانے کا مقصد یہ تھا کہ ابوظہبی،
دوبئی، العین اور شاریہ کا ویزہ لیا جائے۔
لیکن وہاں جا کر معلوم ہوا کہ پاکستانی سفیر
صاحب نے ہدایت جاری کر رکھی ہے کہ کسی
پاکستانی کو وہاں کا ویزہ نہ دیا جائے۔ بات تو
عجیب سی لگی لیکن بہرحال خاموشی کے علاوہ چارہ
بھی کوئی نہ تھا۔ میں نے جب ان سے کہا کہ آپ
نہیں چاہتے کہ لوگ آپ کا ملک دیکھیں تو جواب
ملا کہ ہم تو چاہتے ہیں کہ لوگ ہمارا ملک دیکھیں
لیکن آپ کے سفیر صاحب نے ہمیں ہدایت دے
رکھی ہے کہ کسی پاکستانی کو ویزہ نہ دیا جائے۔
اِس سلسلہ میں محترم لبیبونی صاحب نے ایک
بات سمجھائی جس کے نتیجہ میں مزید کوئی کارروائی
نہ کی گئی اور ابوظہبی کا ٹکٹ منسوخ کروا کے
قاہرہ سے سیدھا کراچی کا ٹکٹ بنوا لیا گیا۔

شام کے وقت جماعت کے دوست لبیبونی
صاحب کے دولت خانہ پر تشریف لے آئے اور
ان سب سے ملاقات ہو گئی۔ میں ان دوستوں
کی جماعت کے متعلق معلومات اور جماعتی ترقی کی
خواہش اور اس کے لئے کوشش کا جذبہ دیکھ کر
بہت خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان اور
اخلاص میں برکت دے اور ان کے ذریعہ اس
علاقے کو احمدیت کے پیغام سے روشناس کرائے
اور لوگوں کو توفیق عطا فرمائے کہ حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کو مان کر حقیقی اسلام پر عمل پیرا ہوں۔

اگلے روز شام کے وقت قاہرہ سے روانگی
تھی۔ صبح کے وقت ایک دوست اپنی کار لے کر
آ گئے کہ آج قاہرہ دکھائیں گے۔ چنانچہ پہلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہرامِ مصر دیکھنے گئے۔ اہرام تو پہلے بھی دیکھے ہوئے تھے لیکن اب ان کے ماحول میں بہت فرق پڑ گیا ہے۔ پکی سڑکیں بن گئی ہیں۔ ایک صحرائی شہر بسا دیا گیا ہے اور اس طرح اس علاقہ کی رونق میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ اس کے بعد ایک صحابی (جن کا نام معلوم نہیں) کے مزار پر دعا کے لئے گئے لیکن پتہ چلا کہ وہ جگہ بند ہے اس کے قریب ہی دریائے نیل کے بیچ ایک عالیشان مکان تھا جسے اب مصری ثقافت کا عجائب گھر بنا دیا گیا ہے وہ دیکھا اور اس کے بعد متحف الشمع یعنی وہ عجائب گھر جس میں گذشتہ پانچ ہزار سالہ تاریخ کو انسانی مجسموں کے ذریعہ دکھایا گیا ہے۔ پرانی اور نئی، دیہاتی اور شہری زندگی کے نمونے، تعلیم و تعلم کے طریق، عدل و انصاف کے محافظ، اور آخر پر صدر ناصر کی انقلابی تحریک دریائے نیل کے دونوں کناروں پر نہایت بلند و بالا عمارتیں ہیں۔ بعض جگہوں پر دریائے نیل کی دو شاخیں ہو جاتی ہیں اور اس طرح درمیانی زمین پر عمارتیں بنی ہوئی ہیں۔ یہ نظارے دل کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ لیکن وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا اور نہ کسی کے لئے اپنی رفتار دھیمی کرتا ہے۔ گذرتا ہے اور گذرتا ہی چلا جاتا ہے آج سے کل اور کل سے اگلا روز۔ اور اس طرح ماہ و سال کا چکر رواں دواں رہتا ہے۔

دریائے نیل پر دور و یہ چکر لگانے کے بعد الواحہ کا زینو گئے۔ اس میں ایک نہایت خوبصورت تالاب ہے جس میں ایک قدرتی چشمہ کا پانی آبشار کی طرح گرتا ہے۔ تالاب کے پاس کپڑے بدلنے کے لئے جو کمرے بنے ہوئے ہیں ان کے اوپر یہ ہدایت خاص طور پر لکھی ہوئی ہے کہ کمرے سے باہر کپڑوں کا اُتارنا ممنوع ہے۔ یہاں بیٹھ کر برادرم اکرم ظفر اللہ الشواضاف نے (جو اپنی کار لائے ہوئے تھے) سلسلہ کے متعلق متعدد سوالات پوچھے۔ اگرچہ ابھی نوجوان ہیں لیکن کچھ عرصہ محترم منیر الحصنی صاحب کے ساتھ گزارنے کی وجہ سے ان کی معلومات حیران کن حد تک وسیع ہیں۔ تبلیغ کا جوش رکھتے ہیں۔ جہاں جاتے ہیں احمدیت کا کھل کر ذکر کرتے ہیں۔

کاز زینو سے اُٹھ کر برادرم ابو الفرج صاحب کے پاس گئے۔ انہوں نے دوپہر کے کھانے کا انتظام ایک ہوٹل میں کر رکھا تھا چنانچہ ہم چاروں (محترم لبیونی صاحب، اکرم ظفر اللہ صاحب، ابو الفرج صاحب اور خاکسار) نے ہوٹل میں کھانا کھایا اور اس کے بعد گھر واپس آکر سفر کی تیاری شروع کر دی۔ شام کے وقت ان تمام دوستوں کے ساتھ ائیر پورٹ پر گیا وہاں بھی کچھ دیر ان مخلصین کے ساتھ وقت گذارنے کا موقع ملا۔ وہ بار بار اس خواہش کا اظہار کرتے رہے کہ مصر میں قیام

کا وقت کچھ اَور زیادہ ہوتا تو بہت لُطف آتا
یہ ان کی محبّت اور اخلاص کا اظہار تھا جس
کے لئے مَیں از حد ممنون ہوں۔

ساڑھے آٹھ بجے کے قریب ہوائی جہاز
کی پرواز شروع ہوئی۔ راستے میں دوبئی کے
ائیرپورٹ پر کچھ دیر کے لئے اُترے اور پھر
پرواز شروع کر کے صبح ساڑھے چھ بجے
کے قریب کراچی ائیرپورٹ پر پہنچ گیا، الحمدللہ۔
لاہور اور لائلپور کی بکنگ کے لئے کراچی میں
دو روز رُکنا پڑا اور اس طرح ۱۶ مئی کو
کراچی سے روانہ ہو کر لاہور، لائلپور سے
ہوتا ہوا ربوہ پہنچا۔ جو سفر ۱۰ مارچ کو ربوہ
سے شروع کیا تھا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل
سے خیر و عافیت اور کامیابی کے ساتھ سولہ
مئی کو ربوہ پہنچنے پر اپنے اختتام کو
پہنچا۔

اِس سفر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نمائندہ خصوصی
ہونے کی وجہ سے بیسیوں نہیں سینکڑوں
افراد نے ذاتی طور پر محبّت اور عقیدت کا جو
اظہار کیا اس نے میرے دل پر انمٹ نقوش
چھوڑے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان
تمام احباب کو اپنی محبّت سے نوازے اور
انہیں اور ان کی نسلوں کو بھی خادمِ دین
بنائے۔ آمین

آخر پر ایک مختصر سی ذاتی بات جسے
مَیں اپنا سرمایۂ حیات سمجھتا ہوں اور وہ ہے
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ العزیز کا مجھ پر اعتماد اور حضور کی
دِل کی گہرائی میں اُتر جانے والی محبّت اور
شفقت۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
نے ایک خاص اہم جماعتی کام کے لئے خاکسار
کو مغربی افریقہ روانہ فرمایا تھا۔ خیال تھا کہ
کام کی سرانجام دہی کے لئے بہت سی ہدایات
دی جائیں گی لیکن روانگی سے ایک روز قبل
جب حضور نے شرفِ ملاقات بخشا تو فرمایا
آؤ دعا کر لیں اور اپنی دعاؤں کے ساتھ خاکسار
کو الوداع کہا۔ یہ محض ان دعاؤں کا نتیجہ تھا
کہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور جس غرض
کے لئے دورہ پر گیا تھا وہ احسن طریق پر
پوری ہوئی۔

روانگی کے وقت حضور پُرنور کے
استفسار پر مَیں نے عرض کی تھی کہ دورہ
تقریباً ڈیڑھ مہینہ میں مکمل ہو سکے گا لیکن
حقیقتاً دورہ دو ماہ اور ایک ہفتہ میں مکمل
ہوا۔ ڈیڑھ ماہ گذرنے کے بعد حضور کی
محبّت اور شفقت خاکسار کا انتظار کرتی رہی
چنانچہ واپسی پر جب حضور نے شرفِ ملاقات
بخشا تو حضور نے نہایت محبّت سے مسکرا کر
فرمایا کہ مَیں تو سمجھا تھا کہ دورہ پر اب پُورا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سال ہی لگ جائے گا۔ حضور کا یہ انتظار اور انتہائی محبت سے اس کا پُر لطف اظہار میرا سرمایۂ حیات ہے۔ اے خدا تو مجھے اور میری آئندہ آنے والی نسلوں کو خلافت سے پُر خلوص اور والہانہ وابستگی کی توفیق عطا فرما کہ اس آخری زمانے میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا انحصار خلافت کے استحکام اور خلافت سے حقیقی اور سچی وابستگی پر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کامل صحت اور تندرستی کے ساتھ فعّال لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔ اس وجود باجود کی معیت اور قیادت میں جسے بشریٰ لکم کی صدا آسمانوں سے آئی اور جس کا نام زمین و آسمان کے مالک نے فاتح الدین اور ناصر الدین رکھا ہم سب مِل جُل کر شاہراہِ ترقیٔ اسلام پر آگے کی طرف بڑھتے چلیں۔ اللہ تعالیٰ کی کوئی بات اور کوئی کام بے فائدہ نہیں۔ ہر بات اپنے وقت پر پوری ہوتی ہے اور ہر کام اس کی قدرت کی شہادت مہیّا کرتا ہے۔ جو پیغام آسمانی بادشاہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دُنیا کو دیا تھا اور جسے اپنے اپنے وقت پر اپنے اپنے رنگ میں اور اپنی اپنی خداداد استعدادوں اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے دُنیا کو پہنچایا اب اِس دورِ خلافت میں اس کے زیادہ مستحکم طور پر دُنیا کے دلوں میں بیٹھنے اور دُور دراز علاقوں میں پہنچ کر اپنی افادیت کو ثابت کرنے کے واضح اشارات خدا تعالیٰ کے کلام اور خدا تعالیٰ کے فعل میں ملتے ہیں۔ پس یہ یقینی بات ہے کہ اسلام کے آخری غلبہ کے دن نزدیک سے نزدیک تر ہو گئے ہیں۔ اپنے بھی اور پرائے بھی سب اسی کام میں مصروف ہیں۔ کوئی ایک رنگ میں اور کوئی دوسرے رنگ میں۔ اپنے اس کی موافقت کی صورت میں اور پرائے اس کی مخالفت کی صورت میں۔ لیکن نتیجہ ان تمام باتوں کا غلبۂ اسلام ہی ہو گا۔ اس غلبۂ اسلام کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں۔ دُنیا کی توجہ اسلام کی طرف بڑھ رہی ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جو مخالفت ہو رہی ہے وہ بھی اِسی بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ احمدیت کے ذریعہ غلبۂ اسلام ہوا ہی چاہتا ہے۔

پس ہماری سب کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی قیادت میں غلبۂ اسلام کے لئے ہر قربانی بشاشتِ قلب کے ساتھ پیش کرتے چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے اس کے قُرب کی راہیں تلاش کرتے رہیں۔ اے خدا تو اپنے فضل سے ایسا ہی کر۔ اے خدا تُو جماعت کے ہر فرد کو اپنی رضا کی راہوں پر چلا اور ہماری زندگیوں کا مقصد اپنے فضلوں کی صورت میں اور اپنے قُرب کی صورت میں اور اپنی محبّت کی صورت میں

وصالِ سورج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنگ و آہن مری تقدیر سہی
تم ملاقات کی خاطر کوئی ترکیب کرو
ہر نئے موڑ پہ اک دار کی تعمیر کرو
مجھ سے دلواؤ ہر اک راہ کے کانٹوں کو خراج
میری دستار پہ تذلیل کی کیچڑ پھینکو
اپنے ہاتھوں سے سجاؤ مرے سر پہ کوئی تاج
جس سے رسوائی افکار کی راہیں نکلیں
بند ہونٹوں سے سلگتی ہوئی آہیں نکلیں
آؤ آ جاؤ قریب، اور قریب اور قریب
یہ گریباں ہے مرا
اور مری عظمت کی دلیل
ہاتھ پھیلا کے تم اس پر بھی تصرّف کر لو
بھول جاؤ کہ ہے موجود مرا ربِّ جلیل
جو کیا ہو نہ کسی نے وہ کرو۔ خوب کرو
مجھ پہ ناکردہ گناہوں کا بھی الزام دھرو
اپنے اسلاف کی اقدار کا حامل ہوں میں
ہر گذرگاہ پہ چل سکتا ہوں
ظلم کی گود المناک سہی
ظلم کی گود میں پل سکتا ہوں
حسنِ بے مثل کے عشّاق میں شامل ہوں میں

تختۂ مشقِ ستم بنتے رہے ہیں جو لوگ
جن کو نیزوں کی انی چھید گئی
ریگِ صحرا پہ ہوئی جن کے سروں کی تذلیل
جن کا خوں پی کے زمیں ہو گئی بدمست شباب
اور بیچاروں پہ ٹوٹے گئے کچھ اور عتاب
لیکن اس بات سے تاریخ کو انکار نہیں
اہلِ جور اہلِ ستم
بخششِ داورِ محشر کے سزاوار نہیں
آہنی پنجۂ بیداد پگھل جاتا ہے
آنکھ
ہاں آنکھ جھپکتے ہی نسیم
وقت ہاتھوں سے نکل جاتا ہے
ظلم کا دور بدل جاتا ہے
ناز ہے جس کو تپش پر اپنی
میں نے دیکھا ہے وہ سورج بھی تو ڈھل جاتا ہے

نسیم سیفی
27-5-76

ایک خط

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد مبلغِ جاپان ایک حالیہ خط میں اپنے کام کی رپورٹ یوں پیش فرماتے ہیں۔ یہ رپورٹ پندرہ روزہ کام کی ہے:۔

(۱) اِس عرصہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پڑھائی کا سلسلہ جاری رہا۔ ہفتہ میں دو روز یعنی سوموار اور جمعرات کو سکول جاتا ہوں۔ جس نئی کلاس میں داخل ہوا ہوں وہ پہلی کلاس کی نسبت چند اسباق پیچھے ہونے کی وجہ سے اِن دنوں وہ اسباق پڑھ رہی ہے جو میں پہلے سے پڑھ چکا ہوں۔ میرے لئے اِس طرح ان اسباق کی دوہرائی ہو رہی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احسن رنگ میں تعلیم حاصل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(۲) مورخہ ۲ فروری کو سکول میں تین غیر ملکی طالب علموں سے اسلام کے بارہ میں نصف گھنٹہ بات چیت کرنے کا اچھا موقع ملا۔

(۳) جاپان کے مشہور ترین انگریزی اخبار THE JAPAN TIMES میں ایک شخص کا خط چھپا جس میں اس نے ایک اور موضوع کے ضمن میں یہ بھی ذکر کیا تھا کہ بائیبل خدا کا کلام ہے اور گذشتہ دو ہزار سالوں سے محفوظ چلا آ رہا ہے۔

میں نے اِس سلسلہ میں ایک مختصر سا خط لکھ کر اس اخبار کو اشاعت کے لئے بھجوایا۔ مذکورہ بالا خط لکھنے والے کا نام نہیں چھپا تھا صرف CHRISTIAN لکھا تھا۔ میں نے بھی خط کے ساتھ انہیں یہ لکھا ہے کہ خط پر میرا نام دینے کی بجائے NON-CHRISTIAN شائع کریں۔ مقصد یہ ہے کہ میں بعد ازاں ایک دوسرا خط بھی لکھ سکوں گا اور اِس طرح اپنی بات پیش کرنے کا دو بار موقع مل جائے گا۔

(۴) مورخہ ۴ فروری کو دو جاپانی نوجوان میرے ہاں آئے۔ ان میں سے ایک نوجوان سے چند روز قبل اس وقت ملاقات ہوئی تھی جبکہ میں ٹوکیو میں SHINJUKU کے علاقہ میں لٹریچر تقسیم کر رہا تھا۔ وہ اپنے ساتھ ایک اور جاپانی دوست کو بھی لے کر آئے تھے۔ اس روز ان کے ساتھ کئی گھنٹے بات چیت کرنے کا موقع ملا۔ مختلف موضوعات پر باتیں ہوتی رہیں۔ میں نے باتوں میں انہیں اسلام سے بھی متعارف کروایا

اور ان کے بعض سوالات کے جوابات دئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۵) مقامی انگریزی اخبار ASAHI EVENING NEWS میں اِن دنوں اِس موضوع پر قارئین میں بحث ہو رہی ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو صلیب کس نے دی یعنی اس حادثہ صلیب (بلکہ ان کے خیال کے مطابق تو صلیبی موت) کی ذمّہ داری کس پر عاید ہوتی ہے بہت سے لوگ مختلف خیالات کا اظہار کر چکے ہیں۔ مَیں نے گذشتہ دنوں لائبریری میں یہ ساری بحث پڑھی تو خیال آیا کہ مَیں بھی اس موضوع پر بحث میں حصّہ لوں اور ان لوگوں کو احمدیت کے نقطۂ نظر سے آگاہ کروں کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے اِس لئے ذمّہ دار ڈھونڈنے والی بات اتنی زیادہ اہم نہیں رہتی کیونکہ وہ صلیب پر فوت تو ہوئے ہی نہیں۔ چنانچہ مَیں نے مورخہ ۱۴ فروری کو اس سلسلہ میں ایک مفصّل خط لکھ کر اخبار کے نام بغرض اشاعت بھجوایا ہے۔

(۶) خاکسار نے "تبلیغ کے چند طریق" کے موضوع پر ایک مضمون لکھا تھا جو ماہنامہ "تحریکِ جدید" ربوہ کے فروری کے شمارہ میں شائع ہُوا ہے۔

(۷) ایک اَور امر قابلِ ذکر ہے کہ اخبار جاپان ٹائمز اور بعض دیگر مطبوعات میں مشن کا پتہ شائع ہونا شروع ہو گیا ہے (جیسا کہ اِس سے قبل اطلاع دے چکا ہوں) اس کا یہ عمدہ نتیجہ نکل رہا ہے کہ گاہے گاہے مختلف جاپانیوں کی طرف سے فون آتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اِس طرح کئی سعید فطرت لوگوں سے بھی رابطہ ہو جائے گا۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین

تبصرہ

ذیل میں ہم ڈاکٹر سر محمد اقبال کے خطوط میں سے ایک اقتباس پیش کرتے ہیں:۔

چوہدری نیاز علی خان صاحب کو لکھتے ہیں:۔

"اسلام کے لئے اس ملک میں نازک زمانہ آرہا ہے۔ جن لوگوں کو کچھ احساس ہے ان کا فرض ہے کہ اس کی حفاظت کے لئے ہر ممکن کوشش اس ملک میں کریں۔ انشاء اللہ آپ کا ادارہ اس مقصد کو باحسن وجوہ پورا کرے گا۔ علماء میں مداہنت آگئی ہے۔ یہ گروہ حق کہنے سے ڈرتا ہے۔ صوفیاء اسلام سے بے پروا اور حکام کے تصرّف میں ہیں۔ اخبار نویس اور آجکل کے تعلیم یافتہ لیڈر خود غرض ہیں اور ذاتی منفعت اور عزّت کے سوا کوئی مقصد ان کی زندگی کا نہیں۔ عوام میں جذبہ موجود ہے مگر ان کا کوئی بے غرض راہنما نہیں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغی رسالہ

ماہنامہ **الفرقان** ربوہ

ضرور خریدیں

حضرت مرزا البشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے فضائل اور محاسن پر بہت اچھے پیرایہ میں بحث کی جاتی ہے"

سالانہ چندہ دس روپے (مینیجر الفرقان)

ماہنامہ **خالد** ربوہ

ماہنامہ "خالد" مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان ہے اس میں آپ قرآنی تعلیمات، احادیث، ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفاء حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے ارشادات، تاریخی واقعات، سیرتِ طیبہ اور بزرگانِ سلف، علماءِ جماعت کے اخلاقی، تربیتی اور علمی مضامین، ادب، سائنس، زراعت، شکاریات، سیاحت وغیرہ سے متعلق معلوماتی مضامین، شعراء جماعت اور خدام بھائیوں کا منظوم کلام، مجالس خدام الاحمدیہ کی خصوصی مساعی اور خبریں اور اہم مرکزی اعلانات پائیں گے۔

سالانہ چندہ دس روپے (مینیجر)

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ہمارا آپ کا اور سب کا اخبار

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات، علماءِ سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ممالک میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اس کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے۔ (مینیجر)

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات: صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک، شام چار بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالاتِ بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

فون نمبر ۴۸۴۴

کراچی میں جائداد

خریدنے کیلئے

سلطان احمد طاہر سلیمان احمد طاہر

پراپرٹی ٹکسے رالطہ پیدا کیجئے

C-25 کمرشل ایریا

ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی

ٹیلیفون ۵۴۲۳۸۱-۵۴۲۳۸۲

۴۳۴۸۳۲

ہر قسم کا سامانِ سائنس و عجائب خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ۔ لاہور

فون نمبر ۶۴۵۰۰

کو یاد رکھیں

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں

بیاہ شادی کیلئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah